سوال

(254) اپنی رضامندی سے تقسیم اراضی میں فرق کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے دولڑکے اوردولڑکیاں ہیں ۔ اس نے اپنی ایک لڑکی کے نام اپنی 88 ایکڑزمین میں سے 10 ایکڑزمین الاٹ کردی ۔ اس کے بعد اس لڑکی نے اپنی اوراپنے لڑکے کی رضامندی سےاپنے باپ سے ملنے والی زمین اپنے پوتے کے نام منتقل کردی ۔ اب لڑکی کا بھتیجا مطالبہ کرتا ہے کہ وہ زمین واپس لی جائے اورجس کے نام زمین باہمی رضامندی سے الاٹ کی گئی تھی وہ واپس نہیں کرتا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا کیا حل ہے؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوزمین لڑکی کواپنے والدکی طرف سے ملی ہے وہ اس میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرسکتی ہے کیونکہ وہ اب اس کی ملکیت ہے ۔ اگراس نےاپنے قریبی وارث بیٹے کی موجودگی میں اس کی رضامندی سےاپنے پوتے کے نام منتقل کردی ہے تواس میں شرعاًکوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ ہبہ کی ایک صورت ہے ۔ اب بھائی کے لڑکے یعنی بھتیجے کواس پراعتراض کا کوئی حق نہیں ہے جب ہبہ برضا ورغبت بلاجبر واکراہ ہو تواسے واپس نہیں لیا جاسکتا ۔ حدیث میں ہے کہ ’’جوہبہ دے کرواپسی کا مطالبہ کرتا ہے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کرنے کے بعد اسے چاٹتا ہے ۔‘‘ [ابوداؤد، البیوع: ۳۵۴۰]

لہٰذااس کا حل یہی ہے کہ پوتے کے نام الاٹ شدہ زمین واپس نہ لی جائے اورکسی دوسرے کواس عطیہ پرکوئی اعتراض نہیں ہوناچاہیے، کیونکہ یہ اچھے اورخوشگوارماحول میں سرانجام پایا ہے ۔ [واللہ اعلم بالصواب]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:276